قصیدہ

درمدح سبط رسولؐ زمن سیدنا حضرت امام حسنؑ

علامہ سید کلب احمد مائؔل جائسی

خبر کیا تھی ازل میں یوں ہمیں جامِ بقا دیں گے — کہ زہر غم بھی صہبائے محبت میں ملا دیں گے

نہ چکھی تھی شرابِ عشق جب تک ہم سمجھتے تھے — کہ پی کر زندگی کو مستقل جنت بنا دیں گے

یہ خوشبو بادۂ سر جوش الفت کی یہ رنگینی — بہار بوستاں کا اس کے آگے سر جھکا دیں گے

گرا دیں گے جہاں دو بوند اس کی جوش مستی میں — وہیں تسنیم و کوثر ایسے دو دریا بہا دیں گے

سرور اس کا کھِلائے گا شگوفے باغ عالم میں — ہنسیں گے پھول، گلزاروں میں غنچے مسکرا دیں گے

پئے ناز و نیاز سرو قمری، نشۂ میں اس کے — چمن کے کنج کو اک خلوت رنگیں بنا دیں گے

گلستاں دشت ایمن ہوگا جب آواز بلبل پر — چھپے غنچے چٹک کر لن ترانی کی صدا دیں گے

زیادہ سرخوشی ہوگی تو پھر ہم اک غزل پڑھ کر — نواسنجی کا سکہ ملک معنی پر بٹھا دیں گے

غزل

کمالِ بندگیٔ عشق کی قدرت دکھا دیں گے — جہاں بھی سر جھکا دیں گے وہیں کعبہ بنا دیں گے

یقیں تو ہے کہ وہ اپنی محبت کی جزا دیں گے — مگر یہ کون جانے کب صلہ بخشیں گے کیا دیں گے

ہمارا رنگ مستی دیکھ لینا میکدے والو! — پئیں گے خود زمانے کو مگر بے خود بنا دیں گے

جسے تقدیر کہتے ہیں مآل سعیِ انساں ہے — نتیجے کے لئے داد عمل ہم برملا دیں گے

کوئی انجام بھی ہو دید کا طالب تو کہتا ہے — کہ ہم تارِ نظر برق تجلّی سے ملا دیں گے

کسے میٹھی ہے سعی رائگاں لیکن ہمیں کیا غم — کہ قند شُکر ناکامی کی تلخی میں ملا دیں گے

بجا جورِ فلک کا شکوہ لیکن کیا ہم اے مائؔل — گِلے سے کار فرما کی مشیت کو مٹا دیں گے

غزل خوانی سے جب کچھ اور بڑھ جائے گی سرمستی — جبیں کو در پہ مقصودِ مودت کے جھکا دیں گے

غرض پینے سے پہلے دل کا ادنیٰ حوصلہ یہ تھا — بہر عنواں زمیں کو روضۂ رضواں بنا دیں گے

مگر دو بوند جب پی لی تو یہ آواز روح آئی
کہ اب ہم درد کو تیرے حریم دل میں جا دیں گے

مبارک ہو کہ مہماں درد ہوگا خانۂ دل میں
حیات دہر کو اب ہم نوید ابتلا دیں گے

یہ سننا تھا کہ دل کانپا مگر یہ حوصلہ دیکھو
پکار اٹھا کہ ہم بھی جان کی بازی لگا دیں گے

ہوا جب ابتلا سے سابقہ القا ہوا دل کو
کہ اس دنیا کو تیرے واسطے زنداں بنا دیں گے

غرض کیا کہیے اس دارِ محن کی سختیاں ہمدم
قیامت ہی میں اب یہ داستانِ غم سنا دیں گے

وہیں پائیں گے داد صبر اپنے شاہ زادوں سے
بھروسا ہے کہ سبطینؑ نبیؐ کامل جزا دیں گے

صلہ ہے ان کی قربانی کا یہ اللہ کا وعدہ
کہ ہم داور ہیں تم کو شافع محشر بنا دیں گے

شرف پائیں گے عاصی جب شفیعوں کی زیارت کا
تو امیدیں بندھیں گی بیم عصیاں کو بھلا دیں گے

کبھی شاہِ شہیداں کے قدم چومیں گے رو رو کر
کبھی نقش کف پائے حسنؑ پر سر جھکا دیں گے

جب اس صورت سے دریائے مودت موجزن ہوگا
تو جوش عشق میں یہ مطلع دلکش سنا دیں گے

مطلع

یہ دادِ حسن حیرت آفرین خود نما دیں گے
حسنؑ کے نام سے اک حُسن کا طغرا بنا دیں گے

نبیؐ و حیدرؑ وزہراؑ کے نورالعین آئے ہیں
سپہر حسن میں یہ چار چاند آکر لگا دیں گے

حسنؑ اے شاہ زادے! سیدہ ہیں آسیا گرداں
یہ آئے حضرت جبریل یہ جھولا جھلا دیں گے

قطعہ

حسنؑ ابن علیؑ ہیں حجۃ حق، ہادی برحق
یہ اپنے نقش پا کو رہبرِ منزل بنا دیں گے

یہ کب تاریک ہونے دیں گے دنیائے شریعت کو
نفاقی ظلمتوں کو نورِ صلحی سے دبا دیں گے

نفاق و کفر کے مابین جو ہلکا سا پردہ ہے
یہ اپنی صلح کی حکمت سے وہ پردہ ہٹا دیں گے

نفاق اب اصل شکل کفر میں ہو جائے گا ظاہر
اب اپنے چھوٹے بھائی کو یہ اذنِ کربلا دیں گے

حسنؑ کی صلح نے ماحول پیدا کردیا ایسا
حسینؑ ابن علیؑ باطل کی بنیادیں ہلا دیں گے

امامِ دوّم میں مجھ کو بھی اس بھائی کے صدقے میں
فلاح ہر دو عالم نعمت ہر دو سرا دیں گے

مرے مولا کا نصب العین ہے عالم کی بیداری
نصیب خفتہ کو میرے وہ اے ماتیؔ جگا دیں گے

☆☆☆